ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء - عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ :- الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲ ؍

یوم یکشنبہ

۱۲ صفر المظفر ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۰/۶ | ۲ نبوت ۱۳۳۱ ہش | ۲ نومبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۵

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) " وَلَیْسَ التُّقٰی فِی الدِّیْنِ اِلَّا اِتِّبَاعُہٗ
وَکُلُّ بَعِیْدٍ مِّنْ ھُدَاہُ یُقَرَّبُ

(۲) وَلَوْ کَانَ مَاءٌ مِّثْلَ عَسْلٍ بِطَعْمِہٖ
فَوَاللّٰہِ بَحْرُ الْمُصْطَفٰی مِنْہُ اَعْذَبُ

ترجمہ :- (۱) اصل تقوی آپ ہی کی اتباع میں ہے۔ اور ہر ایک دور اس کی ہدایت کے ذریعہ سے قریب ہوتا ہے۔

(۲) اگر کوئی پانی اپنے مزہ میں شہد کی طرح بھی ہوتا - تو بخدا المصطفٰے ؑ کا سمندر اس سے زیادہ شیریں ثابت ہوتا ہے "

(کرامات الصادقین)

اخبار احمدیہ

لاہور یکم نومبر - مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو کل شام سے بخار ہے جو بڑھ کر آج ۱۰۳ کے قریب ہو گیا ہے۔ کھانسی بے حد ہے کل تمام رات اور آج دن میں بالکل نیند نہیں آ سکی - احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؛

مشرقی پاکستان کیلئے مزید نمک

کراچی یکم نومبر - آج کراچی سے ایک جہاز ایک لاکھ ۳۵ ہزار من نمک لے کر چاٹگام روانہ ہو گیا - ابھی ایک اور جہاز میں ایک لاکھ بارہ ہزار من نمک لادا جا رہا ہے علاوہ ازیں تین لاکھ من نمک لیکر دو جہاز اگلے مہینے روانہ ہوں گے ؛

سعودی عرب کی حکومت نے جدہ کے تمام جرمن تاجروں کو کاروبار بند کر دینے کا حکم دیدیا

یہ پابندی اس وقت تک جاری رہیگی جب تک مغربی جرمنی اسرائیل کو معاوضہ ادا نہ کرنے کے متعلق آخری فیصلہ نہ کر لے

ریاض یکم نومبر سعودی عرب کی حکومت نے جدہ کی تمام جرمن فرموں کو کاروبار بند کر دینے کا حکم دیا ہے۔ یہ پابندی اس وقت تک جاری رہیگی جب تک مغربی جرمنی اسرائیل کو معاوضہ ادا نہ کرنے کا فیصلہ نہ کرے یاد رہے مغربی جرمنی نے یہودیوں پر نازیوں کے مظالم کے پیش نظر اسرائیل کو ۲۵ کروڑ پونڈ بطور معاوضہ دینے منظور کئے ہیں۔ اس معاہدے کی رو سے جس پر لکسمبرگ میں گذشتہ ماہ دستخط ہوئے تھے۔ مغربی جرمنی چودہ سال کے عرصہ میں اسرائیل کو اتنی ہی مالیت کا سامان سپلائی کرے گا۔ تمام عرب ممالک جن میں مصر بھی شامل ہے۔ اس معاہدے کے شدید مخالف ہیں۔ چنانچہ فوری طور پر عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس طلب کیا گیا ہے۔ جس میں اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے مشترکہ اقدامات پر غور کیا جائے گا -

مبصرین کا خیال ہے کہ سیاسی کمیٹی مغربی جرمنی سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کی سفارش کرے گی -

کراچی یکم نومبر - حاجیوں کا جہاز " محمدی " ۱۴۹۸ حاجیوں کو لے کر پیر کو واپس کراچی پہنچ رہا ہے ؛

ناگپور میچ کی پہلی اننگ میں ہندوستانی ٹیم ۲۷۱ رنز بنا کر آوٹ ہوگئی

ناگپور یکم نومبر سنٹرل زون اور پاکستانی ٹیم کے درمیان سہ روزہ میچ کے دوسرے دن ہندوستانی ٹیم ۲۷۱ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی - پہلی اننگ میں کل پاکستانی ٹیم نے ۳۵۶ رن بنائے تھے ۔ اس طرح پہلی اننگ کے اختتام پر ہندوستان کے مقابلے میں پاکستان کے ۸۵ رنز زیادہ رہے ۔ آج پاکستانی بولروں میں سے کاردار نے چار - محمود حسین نے ۵ اور فضل حسین نے ایک کھلاڑی آؤٹ کیا - ہندوستانی کھلاڑیوں میں سے مشتاق علی کا کھیل سب سے اچھا رہا - انہوں نے سو منٹ میں ستر رنز بنائے ۔ ہندوستانی کھلاڑیوں کے آؤٹ ہونے پر آج شام پاکستان نے اپنی دوسری اننگ شروع کی - کھیل ختم ہونے تک اس نے ۱۸ رن جائے اور اس کے ۳ کھلاڑی آؤٹ ہوئے ۔ ریڈیو پاکستان کے نمائندے نے اطلاع دی ہے کہ اگرچہ ابتدا میں پاکستانی ٹیم نے جم کر مقابلہ کیا - لیکن ان کے ارادے پورے نہ ہو سکے - خاطر خواہ فیلڈنگ نہ ہونے کے باعث کیچ چھوٹ گئے ۔ ادھر دوسری اننگ کے آغاز میں اسرار وقار اور ڈاننا نے بیٹنگ بھی اچھی نہیں کی - محمود حسین کی کامیاب بولنگ اس لئے رنگ نہ لا سکی کہ کئی کیچ ضائع گئے - ایک کیچ پکڑنے میں امتیاز کی انگلی بری طرح زخمی ہو گئی - حتی کہ انہیں میدان سے واپس جانا پڑا اور ان کی جگہ حنیف کو بلایا گیا - خیال ہے کہ کل امتیاز کھیل نہ سکیں گے -

برطانوی ناظم الامور بھی لنڈن واپس جانے کیلئے تہران سے روانہ ہوگئے

تہران یکم نومبر - ایران میں برطانوی ناظم الامور مسٹر مڈلٹن اور برطانوی سفارتخانے کے دوسرے افراد آج تہران سے روانہ ہو گئے - یہ لوگ موٹروں میں عراقی سرحد کی طرف روانہ ہوئے ہیں - گذشتہ ماہ ایران نے برطانیہ سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے ۔ اسی سلسلے میں برطانوی سفارتخانے کا عملہ ایران سے واپس ہوا ہے - روانہ ہونے سے قبل ایرانی ناظم الامور نے امریکی سفیر مقیم تہران مسٹر ہینڈرسن سے ملاقات کی - ایرانی دفتر خارجہ کے انڈر سیکرٹری نے مسٹر مڈلٹن کو حکومت ایران کی طرف سے برطانوی عوام کے نام ایک پیغام دینا چاہا لیکن انہوں نے یہ پیغام لینے سے انکار کر دیا -

پاکستان کا ثقافتی وفد ترکی روانہ ہوگیا

کراچی یکم نومبر پاکستان کا ثقافتی وفد آج بحری جہاز کے ذریعہ ترکی روانہ ہو گیا - وفد کے لیڈر پروفیسر اے - بی - اے حلیم بعد میں بذریعہ جہاز بصرہ روانہ ہوں گے - جہاں وہ وفد سے جا ملیں گے وفد ترکی میں تین ہفتہ قیام کرے گا - وفد ۳۰ ممبروں پر مشتمل ہے جن میں سے ۲ طلبا ہیں ؛

۱۸ آدمی جل کر راکھ ہوگئے

واشنگٹن یکم نومبر - سوراہی کے جنگل میں از خود آگ بھڑک اٹھی جو پھیلتے پھیلتے ایک نرسنگ ہوم تک جا پہنچی - اس کی وجہ سے ۱۸ آدمی جل کر ہلاک ہو گئے - ۳۶ بری طرح زخمی ہوئے -

فرانس کو چاہئیے کہ اہل تونس کو از خود اختیارات سونپ دے

نیو یارک یکم نومبر پاکستان نے فرانس سے کہا ہے کہ وہ تونس اور مراکش کے باشندوں کو خود ہی خوشی سے اختیارات سونپ دے ۔ کل رات نگران کونسل کے اجلاس میں پاکستانی مندوب مسٹر یوسف خٹک نے تقریر کرتے ہوئے کہا - فرانس کو چاہئیے کہ جس طرح برطانیہ نے ہندوستان - پاکستان برما اور سیلون وغیرہ میں خود ہی اختیارات سونپ دیئے وہ بھی تونس اور مراکش وغیرہ سے از خود دست بردار ہو جائے ۔ اس طرح اسلامی ممالک سے اس کے تعلقات نہایت گہرے اور مضبوط ہو جائیں گے ؛

الحاج خواجہ ناظم الدین ٹرنٹی ہال کیمبرج کے فیلو منتخب ہوئے ہیں

لنڈن یکم نومبر - وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کیمبرج میں اپنے پرانے کالج " ٹرنٹی ہال " کے اعزازی فیلو منتخب ہوئے ہیں ۔ آپ کالج کے پہلے سابق طالبعلم ہیں جنہیں برصغیر ہند و پاکستان میں یہ اعزاز ملا ہے - کالج کی طرف سے آپ کو دعوت دی گئی ہے کہ آپ جب دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈن آئیں تو کیمبرج ضرور تشریف لائیں تاکہ فیلو منتخب ہونے کی باقاعدہ رسم ادا ہو سکے کالج کی طرف سے یہ اعزاز صرف ان سابق طالبعلموں ہی کو عطا کیا جاتا ہے جو دنیا میں اپنے کارناموں کی وجہ سے عزت و شہرت کا ایک خاص مقام حاصل کر لیتے ہیں -

فوجی ٹکسٹائل ملز کا سنگ بنیاد

لاہور یکم نومبر گورنر پنجاب عزت مآب اسمٰعیل ابراہیم چندریگر نے آج ضلع جہلم میں کالا کے مقام پر فوجی ٹکسٹائل ملز کا سنگ بنیاد رکھا - اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے زرعی اور صنعتی ترقی میں توازن برقرار رکھنے پر زور دیا تاکہ ملک کے اقتصادی مسائل کو حل کیا جا سکے - آپ نے فرمایا بیروزگاری دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زراعت کے ساتھ وسیع پیمانہ پر صنعتوں کو فروغ دیا جائے ۔ یہ کارخانہ ایک کروڑ روپیہ کی لاگت سے قائم کیا جا رہا ہے ۔ شروع میں اس میں ۲۵ ہزار تکلے اور ۵۲۰ کرگے ہوں گے - اس بات کا خاص خیال رکھا جائے گا کہ بعد میں انہیں باسانی دگنا کیا جا سکے - اندازہ ہے کہ یہ کارخانہ اگست ۱۹۵۳ء تک کپڑا تیار کرنے لگے گا ؛

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی - اے - ایل - ایل - بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

فرقہ دارانہ فضا کو مکدر کرنے کا بڑا مقصد حکومت کے نظم ونسق کو درہم برہم کرنا ہے

"آزاد" نے اپنا اشتعال انگیز کارٹون شائع کر کے حکومت پاکستان کو چیلنج دیا ہے

ہفتہ وار "سالار" کراچی کے دو ادارتی نوٹ

مُلّا ازم ختم کیا جائے

۱۱ر ستمبر ۱۹۵۲ء کو قائد اعظم کی برسی کے موقعہ پر گورنر جنرل ملک غلام محمد صاحب نے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے جن الفاظ میں "مُلّا ازم" کو دور کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ ہم ان کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ اس وقت پاکستان بھر میں تمام مُلّا ملک کی سلامتی اور بقا کو نظر انداز کرتے ہوئے فرقہ وارانہ مناقشت پیدا کرنے کے لئے ایک محاذ پر جمع ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ سرگرمیاں جہاں پاکستان کی سالمیت اور بقا کے لئے ایک خطرہ ہے۔ وہاں پاکستان میں بسنے والے مختلف فرقوں میں انشقاق ونفاق پیدا کرنے کی بھی وجہ جواز ثابت ہو رہی ہے۔ جس کے لئے ضرورت ہے کہ اسے سختی سے کچلا جائے۔

علاوہ ازیں ہم سمجھتے ہیں کہ مختلف فرقوں کے علماء کا فرقہ دارانہ فضا کو مکدر کرنے کا بڑا مقصد حکومت کے راستہ میں دشواریاں پیدا کر کے حکومت کے نظم ونسق کو درہم برہم کرنا ہے۔ حکومت سے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ تفرقہ بازی کرنے والے لوگوں کو سختی سے سخت باز پرس کرے تاکہ آئندہ کسی کو ملک میں انتشار پیدا کرنے کی جرأت نہ ہو۔

الحاج خواجہ ناظم الدین کو چیلنج

جشن پاکستان کی مبارک تقریب پر الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان نے ملک میں فرقہ پرستی کے نام پر لاقانونیت کو ہوا دینے والوں اور اخبارات کے ذریعہ جھوٹی خبریں پھیلانے والوں کی پُر زور مذمت کرتے ہوئے تمام محب وطن پاکستانیوں سے اپیل کی کہ وہ جب کبھی ایسی باتیں سنیں تو نہایت سختی سے اس کی تردید کریں۔ اور ایسی باتیں کرنے والوں کو خواہ وہ کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں ملک وقوم کا دشمن سمجھیں۔

وزیر اعظم پاکستان کی تقریر کو خوش آمدید کہنے کے بعد ہم حکومت کی توجہ پاکستان کی انتشار پسند اور دشمن ملک ٹولی "احرار" کے ترجمان روزنامہ "آزاد" لاہور کے مطالبہ نمبر بابت ۱۱ر ستمبر ۱۹۵۲ء کے صفحہ اول پر شائع ہونے والے اس اہانت آمیز کارٹون اور مضمون کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جس میں احمدیہ جماعت کے ذی احترام امام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ عزت مآب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اور قادیان ضلع گورداسپور کی واقع مسجد کے مینار کا انتہائی سوقیانہ اور دل آزار کارٹون شائع کر کے اخبار "آزاد" نے پاکستان کے وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین کو چیلنج کیا ہے۔ اخبار مذکور کا اس قسم کا کارٹون شائع کرنے کی اغراض سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ احمدیہ جماعت کے پیرو اس سے مشتعل ہوں۔ اور ملک میں فساد پیدا ہو۔ دوسرے کھلے طور پر اخبار آزاد نے یہ کارٹون شائع کر کے الحاج خواجہ ناظم الدین کی ۱۴ر اگست کی تقریر کا عملی جواب دے کر حکومت پاکستان کو چیلنج کیا ہے۔

ہم اس بارے میں حکومت کو توجہ دلانا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں۔ کہ اگر "آزاد" کی اس روش کو گوارا کر لیا گیا۔ تو وہ دن دور نہیں کہ جب یہ لوگ دوسری جماعتوں کی قابل احترام ہستیوں اور مذہبی پیشواؤں کے کارٹون شائع کر کے ملک بھر میں فتنہ وفساد کی آگ بھڑکائیں گے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت اس اخبار سے ایک مذہبی جماعت کے پیشوا اور امام کے تحقیر آمیز کارٹون کی اشاعت پر سختی سے باز پرس کرے۔ اخبار آزاد کی یہ مذموم حرکت اس قابل نہیں ہے۔ کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ اگر حکومت نے اس طرف اپنی فوری توجہ منعطف نہ کی۔ تو ہمیں اندیشہ ہے کہ ملک کی یہ فتنہ پرور جماعت اپنے کانگرسی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنی اس قسم کی ریشہ دوانیوں سے پاکستان اور حکومت کی بنیادوں کو متزلزل کر دے گی۔ اور یہی اس ٹولی "احرار" کا سب سے بڑا نصب العین ہے۔ ہمیں امید ہے کہ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان اور میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب خاص طور پر اس سلسلہ میں توجہ فرما کر ایسے کم ظرف اخبارات اور صحافی کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے اپنی امن اور انصاف پسندی کا ثبوت دیں گے۔

(ہفتہ وار سالار کراچی
۷ر و ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۲ء)

ہم میں آخر کہو کمی کیا ہے

ماسوا کفر احمدی کیا ہے ؟
آپ نے بات یہ کہی کیا ہے۔
آپ کو کچھ خبر بھی ہے اس کی
وحی کیا چیز ہے نبی کیا ہے۔
کس لئے ڈر رہے ہو ربوہ سے
یہ جنوں ہے کہ آگہی کیا ہے۔
اکثریت ہے آپ کی مانا۔
پر یہ احساس کمتری کیا ہے۔
تم بُرا کیوں پکارتے ہو ہمیں
بات ہم میں کہو بُری کیا ہے۔
حج، روزہ، زکوٰۃ، کلمہ، نماز
ہم میں آخر کہو کمی کیا ہے۔
بھول چوک اور بات ہے ناہید
پر یہ ناحق کی دشمنی کیا ہے۔

عبد المنان ناہید

تم نے

ابن مریم کے غم میں اپنا آپ
کس قدر زار کر دیا تم نے
جب وہ آیا خدا خدا کر کے
صاف انکار کر دیا تم نے
جو عدو سے بچانے آیا تمہیں
اس پہ خود وار کر دیا تم نے
بدگمانی تمہاری فطرت تھی
جس کا اظہار کر دیا تم نے
عقل بھی اک خدا کی نعمت ہے
جس کو بیکار کر دیا تم نے
اتنے فتوے دیئے کہ ملّت کو
بزعم کفّار کر دیا تم نے
کتنا آساں تھا دین کا رستہ
کتنا دشوار کر دیا تم نے

عبد المنان ناہید

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۵۲ء

ایک حقیقی خدا شناس بندۂ حق کی ضرورت

دنیا میں ایک گروہ تو ان عقلمندوں۔ فلاسفروں اور سائنسدانوں کا ہے۔ جو صرف مادہ اور اس کی قوتوں کے سوا کسی بالائی طاقت کا قائل نہیں ہے۔ پھر ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جو اللہ تعالےٰ کی ہستی کو تو مانتا ہے مگر اس کو بالکل بے دست و پا سمجھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اللہ تعالےٰ بھی مادہ اور اس کی قوتوں کا پابند ہے۔ ان کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا۔ اس سے بڑھ کر پھر وہ گروہ آتا ہے۔ جو یہ تو مانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ انسان کو ایک لائحۂ عمل کے مطابق زندگی گزارنے کی ہدایات دیتا ہے۔ مگر ایسا اس نے ابتدائے آفرینش کے وقت ہی کر دیا ہے۔ بعد میں کوئی ہدایت نہیں دی۔ اس سے بھی بڑھ کر پھر وہ گروہ آتا ہے۔ جو یہ مانتا ہے کہ ابتدائے آفرینش سے لے کر ایک خاص وقت خدا تعالےٰ تک انسانوں کو ہدایت دیتا رہا ہے۔ مگر آئندہ نہ تو وہ کوئی ایسا انسان مبعوث کرے گا۔ جس کے ذریعہ کوئی زندگی کا مزید لائحۂ عمل دنیا کو دے۔ اور نہ اب وہ کسی سے قیامت تک ہمکلامی کر سکتا ہے۔ اور اگر کرتا بھی ہے۔ تو وہ اسی انسان کی ذات تک محدود ہوتی ہے۔

اس سے بڑھ کر پھر ایک ایسا گروہ انسانوں کا دنیا میں ہر وقت موجود رہا ہے۔ جو اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اس بات کا شاہد رہا ہے کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے زندگی کا مکمل لائحۂ عمل ایک خاص وقت تک انسانوں کو عطا کر دیا ہے۔ مگر اس لائحۂ عمل پر عمل اور تکمیل کے لئے وہ ایسے انسان پیدا کرتا رہتا ہے جن سے وہ اب بھی ہمکلام ہوتا ہے۔ اور جس کو وہ اپنی طرف سے مامور کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس مکمل لائحۂ زندگی کو دنیا میں از سر نو رائج کرے۔ اور اپنے زمانے اور وقت کے لحاظ سے اس لائحۂ عمل کے ممکنات کو واضح کرے۔ اور اس مکمل پروگرام کے مطابق اپنے عہد کے انسان کو قدم بہ قدم ارتقائی منازل طے کرانے میں نمونہ کا کام دے۔

اگر واقعی اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ اور واقعی وہ انسانوں کو ہدایت دیتا ہے۔ تو باوجود اس کے کہ ہم یہ اعتقاد رکھیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی مکمل ہدایت ایک خاص وقت پر بھیج دی اور آئندہ قیامت تک انسان کو جس قدر ہدایت کی ضرورت ہے وہ آ چکی ہے۔ اب اس میں کسی زیادتی کی ضرورت نہیں۔ ہمیں انسان کی محدودیت اور کوتاہ عمری کے پیش نظر یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ اس مکمل ہدایت پر عمل کرنے کے لئے بھی وقتاً فوقتاً الٰہی راہ نمائی کی ضرورت ہے

اسلامی زبان میں یوں سمجھئے کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پوری شریعت نازل فرما دی ہے۔ جو قیامت تک کے لئے کافی ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ نے آپ کی ذات کو ایک مکمل اسوۂ حسنہ بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جس نے اس شریعت پر پورا پورا عمل کر کے دکھایا۔ اس کے باوجود ایسے بندگانِ خدا کی ہر وقت ضرورت دنیا کو رہتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی مکمل شریعت اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی مکمل سنت کو دنیا میں زندہ و تازہ رکھیں۔ جو دنیا پر یہ ثابت کریں۔ کہ واقعی کوئی اللہ تعالےٰ موجود ہے۔ جس نے اپنی مکمل ہدایت بھیجی ہے۔ اور واقعی کوئی ایسی زندہ جاوید ہستی انسانوں میں ہوئی ہے۔ جس نے اس مکمل ہدایت پر "فی الواقعہ" عمل کر کے دکھایا ہے۔

آج جو لوگ قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب اور حضرت محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ کیا وہ دعوےٰ کر سکتے ہیں کہ واقعی وہ اسی طرح اللہ تعالےٰ کی آخری ہدایت پر عمل کر رہے ہیں جس طرح نبی کریم سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا تھا۔ نہیں۔ کیا ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو یہی دعوےٰ کر سکیں۔ کہ وہ کم سے کم صحابہ کرامؓ کی طرح ہی اس پر عمل کر رہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ کی طرح نہ سہی۔ ایسے لوگ ہی بتا دیجئے جو تابعینؒ بلکہ تبع تابعینؒ کی طرح ہی عمل کرتے ہوں لاکھوں ہزاروں نہیں سینکڑوں نہیں چند ہی ایسے انسان پیش کریں۔ جن کو دوسروں کی شہادت سے نہیں بلکہ خود ان کے اپنے منہ کی شہادت سے ہی ثابت کیا جا سکے۔ کہ ان کے اعمال اللہ تعالےٰ کی آخری کتاب کی ہدایات یا سنت رسول اللہؐ یا اعمال صحابہؓ سے کوئی بھی نسبت رکھتے ہیں۔

اگر آپ نہیں پیش کر سکتے اور ہرگز نہیں پیش کر سکتے۔ تو کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ آج وہ زمانہ آ گیا ہے کہ باوجودیکہ آج اللہ تعالےٰ کی وہی آخری کتاب ہدایت موجود ہے۔ اور باوجودیکہ وہی سنت اللہ موجود ہے۔ جس پر عمل کر کے صحابہ کرامؓ نے وہ مدارج حاصل کئے۔ کہ دنیا کی تاریخ انکی مثل پیش نہیں کر سکتی۔ کوئی ایسی چیز ہے جس کی عدم موجودگی میں نہ تو اللہ تعالےٰ کی یہ آخری کتاب اور نہ رسول کی یہ سنت آج فعال ثابت ہو رہے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت مسلمان کہلانے والوں میں جید علمائے دین متین موجود ہیں۔ جنہوں نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ کے متعلق ضخیم شرحیں تحریر فرمائیں بڑی بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں بڑے بڑے وعظ اور تقریریں کی ہیں۔ ہندی کی چندی نکالی ہے۔ ان سے نظریات نکالے ہیں۔ مگر اسکے باوجود آج نہ تو کوئی ابوبکرؓ صدیق نہ کوئی عمر فاروقؓ نہ کوئی عثمان غنیؓ کوئی صہیبؓ بھی پیدا نہیں ہو رہا۔ علم کتاب۔ علم حدیث۔ علم فقہ۔ الغرض کسی علم منقول یا معقول کی کوئی کمی نہیں۔ مگر ایک حقیقی خدا شناس بندۂ حق ایک ایسے انسان کی صورت نظر نہیں آتی جو واقعی

ایاک نعبد وایاک نستعین

کا صحیح نمونہ ہمارے سامنے پیش کر سکے۔ حالانکہ آج بھی وہی کتاب لفظ لفظ ہمارے پاس موجود ہے۔ جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اور جو صحابہ کرامؓ جو تابعینؒ جو تبع تابعینؒ کے پاس موجود تھی۔ جو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس موجود تھی۔ جو امام اعظمؒ۔ امام احمد حنبلؒ۔ امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ کے پاس تھی۔ جو ائمہ مجددین کے پاس تھی۔ جو حضرت محی الدین ابن عربیؒ۔ سید عبدالقادر جیلانیؒ۔ امام غزالیؒ۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ۔ حضرت ولی اللہ شاہؒ۔ حضرت سید احمد شہیدؒ وغیرہم کے پاس موجود تھی۔

یہی وہ کتاب ہے جس نے واقعی یہ فوق البشر انسان پیدا کئے۔ یہی کتاب ہے جو اب بھی موجود ہے مگر کیا وجہ ہے کہ اب یہی کتاب سوائے انتخابی مطالبہ باز اور سیاسی علماء و مصلحین کے اور کوئی بندہ حق پیدا نہیں کرتی۔ کیا وجہ ہے کہ پہلے یہی کتاب ایسے انسان پیدا کرتی تھی۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ جدھر نگاہ اٹھاتے تھے کفر کافور ہو جاتا تھا شرک ہوا ہو جاتا تھا۔ اور ہر طرف اسلام ہی اسلام پھیل جاتا تھا۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

مگر اب یہی کتاب ہے کہ صرف ایسے علماء ہی پیدا کرتی ہے۔ کہ جو اپنی ذات میں خود تو کوئی قوت اصلاح نہیں رکھتے۔ مگر حکومتوں سے مطالبے کرتے ہیں۔ کہ وہ عوام میں اخلاقی اقدار زندہ کرے۔ وہ شریعت اسلامیہ کو نافذ کرے۔ یہی نہیں بلکہ جن میں اب اتنی بھی ذاتی قوت نہیں کہ غلط اسلام کی تبلیغ کا صحیح اسلام کی تبلیغ سے مقابلہ کر سکیں بلکہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فلاں جماعت کو یا فلاں گروہ کو خارج از اسلام قرار دے دے ورنہ ہم عوام کو بھڑکا کر بغاوت کرا دیں گے۔ طوفان مچا دیں گے۔ مطالبات کے پوسٹروں سے ارباب حکومت کے در و بام ہلا دیں گے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی یہ آخری کتاب اور اللہ تعالےٰ کے آخری نبی کی یہ سنت آج ویسے انسان نہیں پیدا کر رہی جیسے کہ وہ قرون اولےٰ میں پیدا کرتی رہی ہے جیسے کہ وہ ہر صدی میں پیدا کرتی رہی ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آج وہ ایسے علمائے اسلام بھی پیدا نہیں کر رہیں۔ جیسا کہ انہوں نے تاتاریوں کی فتح بغداد پر کئے۔ جنہوں نے چند ہی سالوں میں فاتح کو مفتوح کر کے رکھ دیا۔ حالانکہ آج بھی علم کتاب و سنت کی کوئی کمی نہیں۔ سینکڑوں درگاہیں بیسیوں مکاتب اور بیسیوں دار العلوم موجود ہیں جن میں علم کتاب و سنت کے علاوہ متقدمین اور متاخرین کی تصنیفات دینی بھی سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہیں۔

اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ حضرت اسمٰعیل شہیدؒ کی زبان سے سنیئے۔ یہ آپ کی تصنیف "صراط مستقیم" کا آخری فقرہ ہے فھو ھذا

"ان چند کلمات سے جو حضرت سید صاحب (سید احمد صاحب بریلویؒ) کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدہ ہیں اور بڑی منفعتیں ہیں . . . . منجملہ ان کے زمانہ کے جاہلوں کی تنبیہ کرتا ہے کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع نبوت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں۔ فقط والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ" الخ

دوسرے لفظوں میں آج کا عالم دین اللہ تعالےٰ کی کتاب کو کسی ماہر سیاسیات کی تصنیف اور سنت رسول اللہؐ کو کسی فوجی جرنیل کی سوانح حیات خیال کرتا ہے اور بس۔ خدا کی بادشاہت کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مولویوں نے بزعم خود قرآن و سنت میں من گھڑت مطلب نکال ڈالا ہے اس کے مطابق مولویوں کی حکومت ہو۔ خدا تعالےٰ سے تعلق وہم ہے۔ اس سے ہمکلامی ڈھکوسلا ہے۔ الہام ہوتا ہے مگر صاحب الہام کو بھی یقین نہیں ہوتا۔ کہ خدا کی طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے۔ الغرض آج کا عالم اسلام ویسا ہی اللہ تعالےٰ کی لقا کا منکر ہے۔ جیسا کہ آریہ اسکے منکر ہیں۔ اور ایک آریہ ایسا ہی خدا تعالےٰ کا منکر ہے۔ جیسا کہ دہریہ منکر ہے۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

انڈونیشیا میں تبلیغی سرگرمیاں

عہدیداران اعلیٰ و مبلغین سلسلہ کی مشترکہ کانفرنس

تبلیغی اور تربیتی دورے۔ ایک احمدی گاؤں کا ایمان افروز واقعہ

رپورٹ ماہ ستمبر

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم انڈونیشیا)

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی چوتھی سالانہ کانفرنس انشاء اللہ تعالیٰ ماہ دسمبر کے آخر میں مغربی جاوا کے ایک شہر تسکملایا میں منعقد ہونے والی ہے۔ اس کانفرنس کی تیاری اور انتظامات کے سلسلہ میں نیز بعض دیگر ضروری امور پر غور و خوض کی خاطر عہدیداران اعلیٰ اور مبلغین سلسلہ کی ایک مشاورتی کانفرنس مورخہ ۲۰ ستمبر کو محترم جناب سکری برمادی صاحب پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ انڈونیشیا کی زیر صدارت شہر بانڈونگ میں منعقد ہوئی۔

بانڈونگ کا شہر جاکرتا سے کوئی ۱۲۵ میل اندرون ملک کی جانب ایک نہایت عمدہ صحت افزا پہاڑی مقام ہے۔ جو چاروں طرف سبزہ زار اور نہایت زرخیز پہاڑی علاقہ سے گھرا ہوا ہے۔ جاکرتا کے بعد مغربی جاوا کا یہ سب سے بڑا اور اہم ترین شہر ہے۔ اس شہر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری اپنی مسجد ہے۔ اور یہاں کی جماعت انڈونیشیا کی بڑی جماعتوں میں سے ایک ہے۔

بانڈونگ کی مجلس مشاورت میں شمولیت کے لئے جملہ عہدیداران اعلیٰ ۱۹ ستمبر کو ہی وہاں پہنچ گئے۔ چنانچہ ۲۰ کی صبح کو تلاوت قرآن کریم اور دعا کے ساتھ مشاورت کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس مشاورت کے کل تین اجلاس ہوئے۔ جو رات ۲ بجے تک جاری رہے۔ اس مشاورت میں سالانہ کنونشن کے لئے پروگرام تیار کیا گیا۔ اور اخراجات کنونشن اور بعض اہم انتظامی امور کے متعلق فیصلہ جات کئے گئے۔ کنونشن کا پروگرام تین دنوں پر پھیلا ہوا ہے۔ جس میں پروگرام کا ایک ضروری جزیہ بھی ہے۔ کہ اس کنونشن میں آئندہ تین سال کے لئے نئے عہدیداران اعلیٰ کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس کنونشن کو اپنے فضل سے بہر رنگ کامیاب فرماوے۔ آمین

بانڈونگ کی مشاورت میں مبلغین میں سے مکرم جناب سید شاہ محمدؐ صاحب رئیس التبلیغ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل۔ مکرم ملک عزیز احمدؐ صاحب۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ارشد (سماٹرا سے) اور خاکسار نے شرکت کی۔

اس موقع پر لوکل جماعت بانڈونگ نے مبلغین کی حاضری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو دفعہ احباب جماعت کے اکٹھا ہونے کا انتظام کیا۔ جس میں مکرم جناب شاہ صاحب کے سوا جملہ مبلغین نے تقاریر کیں۔ جناب شاہ صاحب بوجہ علالت تقاریر کے پروگرام میں حصہ نہ لے سکے۔

مسجد شہداء جوگجاکرتا

وسطی جاوا کے مشہور شہر جوگجاکرتا میں ان بہادروں کی یاد میں ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ جنہوں نے ملک کی آزادی کی جنگ میں لڑتے ہوئے اپنی جانیں قربان کیں۔ اس مسجد کا نام مسجد شہداء رکھا گیا ہے۔

اس مسجد کے لئے حکومت پاکستان اور رعایا پاکستان کی طرف سے ۲۴ بڑے بڑے خوبصورت قالین بھی حکومت انڈونیشیا کو پیش کئے گئے ہیں۔

شہر جوگجاکرتا ایک مشہور پرانا شہر ہے۔ جو جنگ آزادی کی جدوجہد میں تقریباً ساڑھے تین سال تک حکومت ریپبلک انڈونیشیا کا دارالحکومت رہا ہے۔ یہ شہر موجودہ دارالحکومت جاکرتا سے کوئی ۵۰۰ کلومیٹر مشرق کی جانب ہے۔

مسجد شہداء کا افتتاح ۲۰ ستمبر کو ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے جناب پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب اور دیگر بہت سے وزراء اور لیڈر جاکرتا سے وہاں تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر پاکستان کے ناظم الامور محترم خلیل صاحب بھی جوگجاکرتا میں موجود تھے۔

مسجد شہداء کی استقبالیہ اور افتتاحیہ کمیٹی کے صدر ڈاکٹر آسات تھے۔ جو مسٹر محمدؐ ناصر کی وزارت میں وزیر داخلہ رہ چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے خاص طور پر مکرم جناب سید شاہ محمدؐ صاحب کو زبانی بھی اور پھر خط کے ذریعہ بھی اس موقعہ پر شرکت کے لئے دعوت دی۔

ایک پارٹی میں شرکت

گذشتہ ماہ انڈونیشیا کی سب سے پرانی مسلمان سیاسی پارٹی "شرکت اسلام" نے اپنی چالیس سالہ سالگرہ منائی۔ یہ پارٹی اس ملک کی سب سے پہلی پارٹی ہے۔ جس نے آزادئ ملک کے عزم سے آج سے چالیس سال قبل جدوجہد شروع کی۔ اس پارٹی کی طرف سے ہمیں بھی مدعو کیا گیا۔ چنانچہ مکرم جناب شاہ صاحب کی معیت میں خاکسار کے علاوہ یہاں کے بعض احمدی احباب نے بھی اس میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر کئی معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

تربیتی دورے

ابتدائے ستمبر میں مکرم جناب شاہ صاحب کی معیت میں خاکسار کو بوگر کے علاقہ میں ۳ جماعتوں کے دورے کا موقعہ ملا۔ جہاں مکرم شاہ صاحب نے احباب جماعت کو چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ اعلیٰ اخلاقی نمونہ پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

برادرم عبدالرشید صاحب ارشد کو سوکابومی کے دورے کا موقعہ ملا۔ یہاں آپ نے تین روز قیام کیا۔ احباب جماعت ہر روز خاص طور پر مسجد میں جمع ہوتے رہے۔ جن کے سامنے مکرم ارشد صاحب نے ایک دفعہ تربیتی امور پر اور ایک دفعہ ربوہ کے حالات پر روشنی ڈالی۔ بفضلہ تعالیٰ سوکابومی میں ہماری جماعت ۸ سال سے قائم ہے۔ جہاں ہماری دو مساجد ہیں۔ ایک شہر کے وسط میں اور دوسری شہر سے کوئی تین میل کے فاصلہ پر۔ یہ شہر جاکرتا سے کوئی اسّی میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور نہایت عمدہ صحت افزا پہاڑی مقام ہے۔

مکرم محمدؐ زہدی صاحب مقیم شہر سورابایا مشرقی جاوا نے سورابایا سے باہر بعض مقامات کا دورہ کیا۔

ستمبر کے آخر میں خاکسار کو مختلف جماعتوں میں جانے کا اتفاق ہوا۔ جن میں سے گاردت اور تاسکملایا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہاں پر خاکسار نے کوئی دو ہفتہ قیام کیا۔ اس دوران میں بعض دیگر جماعتوں کا بھی دورہ کیا۔ ان جماعتوں کو دیکھنے کا میرے لئے یہ پہلا موقعہ تھا۔ چنانچہ جا بجا احمدی آبادی کو دیکھ کر بہت ہی مسرت محسوس ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ تاسکملایا کی جماعت اچھی مخلص جماعت ہے۔ یہاں جماعت کی اپنی مسجد ہے۔ اور اس کے علاوہ جماعت کا اپنا نہایت شاندار ہال ہے۔ جہاں جماعت کے اپنے اجتماع بھی ہوتے ہیں۔ اور رفاہ عام کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ جماعت ہائے انڈونیشیا کی چوتھی کانفرنس جو منعقد ہونے والی ہے۔ وہ انشاء اللہ اسی جگہ عمل میں آئے گی۔ چنانچہ جماعت تاسکملایا ابھی سے اسکی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ڈیوٹیاں تقسیم کی جارہی ہیں۔ جائے رہائش اور کھانے کا سامان تیار کیا جارہا ہے۔ کم از کم ۵ فی صدی احمدی مہمانوں کی باہر سے آنے کی توقع ہے۔ جو کم و بیش چار پانچ دن وہاں قیام فرماویں گے۔

یہ تمام انتظامات مسٹر Memed صدر استقبالیہ کمیٹی کے زیر نگرانی انجام دیئے جارہے ہیں۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ مقیم وسطی جاوا (شہر جوگجاکرتا) نے وسطی جاوا کے سب سے بڑے شہر سمارنگ میں تبلیغ شروع کر رکھی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں اس شہر میں دو افراد بیعت کرکے شامل سلسلہ عالیہ ہوئے۔

ایک احمدی گاؤں

شروع ستمبر میں مکرم جناب شاہ صاحب کی معیت میں خاکسار کو ایک ایسے گاؤں میں جانے کا موقعہ ملا۔ جو سارے کا سارا احمدی ہے۔ جس کی آبادی کوئی اڑھائی صد افراد پر مشتمل ہے۔ اس گاؤں کا احمدی ہونا بھی ایک معجزانہ رنگ رکھتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اس علاقہ میں ایک پیر حاجی عبدالرحمٰن نامی تھے۔ انہوں نے اپنے مریدوں کو بتلایا تھا۔ کہ اگر کوئی عالم یہاں آئے۔ اور تمہیں قرآن کی تبلیغ کرے۔ اور ساتھ امام مہدیؑ کے ظہور کی بھی خبر دے۔ تو اس کا ساتھ دینا۔ اور جو پیغام وہ لائے۔ اس پر لبیک کہنا۔ اور جو خبر وہ لائے۔ اس کا انکار نہ کرنا۔ چنانچہ اس گاؤں کے لوگوں میں سے کسی نے جب مکرم مولوی رحمت علی صاحب کو ایک احمدی کے گھر میں دیکھا۔ کہ وہ امام مہدی کی خبر دیتے ہیں۔ اور قرآن مجید ہی کے دلائل دیتے ہیں۔ تو اس نے اس امر کا تذکرہ اپنے گاؤں والوں سے کیا۔ چنانچہ گاؤں والوں میں جستجو جب کچھ زیادہ ہوئی۔ تو انہوں نے مکرم مولوی صاحب کو اپنے ہاں بلایا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ چنانچہ دیر تک تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ آخر جب گاؤں والوں کو تسلی ہوگئی۔ کہ در اصل یہی وہ شخص ہیں۔ جو کہ قرآن کریم کو پیش کرتے ہیں۔ اور امام مہدی کے نزول کی خوشخبری لاتے ہیں۔ جن کے متعلق ان کے پیر نے خبر دی تھی۔ تو تمام کے تمام گاؤں نے بیعت کرلی۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب کی علالت اور درخواست دعا

مکرم جناب شاہ صاحب پتھری اور ورم گردہ سے ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور کبھی کبھی تو اس بیماری کا سخت شدید حملہ ہو جاتا ہے۔ جو بہت ہی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ماہ ستمبر میں اس بیماری کا شدید دورہ شروع ہوگیا۔ ایسے حالات میں بہتر تھا۔ کہ آپ کچھ عرصہ آرام فرماتے۔ مگر کام کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اسی حالت میں بانڈونگ کی مشاورتی کانفرنس کے لئے سفر اختیار کرلیا۔ اور کانفرنس کی تمام کارروائی میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ فضل کیا۔ کہ بغیر اپریشن کے گردہ کا پتھر پیشاب کے راستے خارج ہوگیا۔ پھر اس کے کچھ روز بعد ایک اور بھی چھوٹا سا پتھر خارج ہوا۔ ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد بتایا ہے۔ کہ ابھی پتھری اور بھی موجود ہے۔ اور گردہ کا اندرونی حصہ متورم ہے۔ اور انفیکشن ہے۔ اس انفیکشن کا اس وقت تک دور ہونا ناممکن ہے۔ جب تک پتھری بالکل خارج نہیں ہو جاتی۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر درخواست دعا ہے۔ کہ وہ اس مفید وجود کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم ملک عزیز احمدؐ صاحب کو بھی ایک عرصہ سے درد گردہ کی تکلیف لاحق ہے۔ جو کبھی کبھی عود کر آتی ہے۔ گو آج کل افاقہ ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت کے لئے بھی خاص طور پر دعا فرمائیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے محترم برادرم قریشی عبدالوحید صاحب ربوہ کو چار لڑکوں کے بعد دوسری لڑکی عنایت فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ المومن نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازئ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محمدؐ صالح نور واقف زندگی ربوہ۔

"محافظین ختم نبوت" کے سنہری کارنامے

از مکرم خورشید احمد صاحب منیر واقف زندگی

(۲)

تحفظ پاکستان

اس بات کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اس گروہ نے "تحفظ" کی تحریکیں صرف پاکستان بننے کے بعد ہی شروع نہیں کیں۔ بلکہ یہ ان کا قدیم اور آبائی مشغلہ ہے۔ چنانچہ جس وقت تمام قوم متحدہ طور پر پاکستان کو معرضِ وجود میں لانے کے لئے ہمہ تن مصروف تھی۔ اور اس اہم فریضہ کو سرانجام دینے کے لئے ہر چیز کو قربانی کی بھینٹ چڑھانے کے لئے تیار بیٹھی تھی۔ تو اس وقت بھارتی نمک حلالوں کے اس گروہ کو بھی "تحفظ پاکستان" کی سوجھی اور "قومی اتحاد" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ

(۱) "پاکستان کا بننا تو بڑی بات ہے
کسی ماں نے ایسا بچہ ہی نہیں جنا۔
جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے"۔
(روزنامہ "جدید نظام" استقلال نمبر)

(۲) "ہم لیگ کو دام فرنگ سمجھ کر دور ہی رہنا چاہتے ہیں"۔
(خطباتِ احرار ص۲۲)

(۳) "احرار اس پاکستان کو پلیدستان سمجھتے ہیں"۔ (خطباتِ احرار ص۹۹)

(۴) "پاکستان ایک خونخوار سانپ ہے جو ۱۹۴۰ء سے مسلمانوں کا خون چوس رہا ہے اور مسلم لیگ ہائی کمانڈ ایک سپیرا ہے (آزاد ۹ نومبر ۴۶ء)

(۵) "جو لوگ مسلم لیگ کو ووٹ دیں گے۔ وہ سؤر ہیں۔ اور سؤر کھانیوالے"
(چمنستان ص۱۶۵)

(۶) "تم ہمیں کیوں مجبور کرتے ہو کہ اکثریت کا ساتھ دیں؟ کیا مولانا حسین احمد کے مقابلہ میں مسٹر جناح کو ترجیح دیں ہم نام نہاد اکثریت کی تابعداری نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ اکثریت باطل پر ہے"
(زمزم ۳۰ اپریل ۱۹۳۹ء)

"تحفظ پاکستان کے ان سنہری اصولوں کا باربار مطالعہ کیجئے۔ اور اندازہ لگائیے۔ کہ انہوں نے پاکستان کی کس قدر بے لوث خدمت کی ہے جبکہ تمام قوم پاکستان بنانے میں مصروف تھی۔ تو یہ ساتھ ساتھ اس کا "تحفظ" کر رہے تھے۔ اگر اب بھی حکومت اور عوام ان کے اس "سنہری کارنامہ" کو بنظر استحسان دیکھیں۔ تو نہایت افسوس ہے۔

"تحفظ اتحاد"

پاکستان کے "تحفظ" کے لئے اتحاد کا تحفظ بھی نہایت ضروری ہے۔ اس فریضہ کو بھی یہ لوگ پورے جوش اور استقلال کے ساتھ سرانجام دے رہے ہیں۔ ملت و قوم کی صفوں میں "تحفظ اتحاد" کا نعرہ بلند کرنا وہ اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ اور اس فرض کو پورا کرنے کے لئے آجکل پاکستان میں جگہ جگہ "جوشِ خطابت" اور اشتعال انگیز تقاریر کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ اور "امن پسند" حرکات سے قومی کاموں میں پورے زور و شور سے حصہ لے رہے ہیں "تحفظِ اتحاد" کی خاطر مذہبی جلسوں اور سیاسی اجتماعوں میں سنگباری کرنا اور ہلڑبازی مچانا ان کا مرغوب مشغلہ ہے۔ چنانچہ گذشتہ دنوں پنجاب مسلم لیگ کونسل اجلاس کے برخواست ہونے پر جن "تحفظِ امن و اتحاد" حرکات کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے۔

اسی طرح یہ "تحفظ امن و اتحاد" کے علمبردار جب دیکھتے ہیں کہ حکام امن اور اتحاد کو برقرار رکھنے کے لئے فرض شناسی سے کام نہیں لیتے تو امن اور اتحاد کے نام پر بسم اللہ شریف پڑھتے ہوئے ان پر بھی حملہ کرنے سے نہیں چوکتے۔ اس کا مظاہرہ۔ ملتان۔ گجرات۔ لاہور وغیرہ وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں پوری شان و شوکت کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے وسیع پروگرام تیار کئے جا رہے ہیں۔

"تحفظ جان"

امن اور اتحاد کو قائم رکھنے کے لئے چونکہ جانوں کی حفاظت بھی لازمی ہے۔ اسلئے ان لوگوں نے اسکو بھی اپنے "فرائض" میں داخل کر رکھا ہے۔ اور خاص طور پر اس فریضہ کی ادائیگی کو وہ اپنے لئے عین سعادت سمجھتے ہیں۔ اور موقع آنے پر پوری بہادری اور جرأت کے ساتھ یہ کام سرانجام دیتے ہیں۔ چنانچہ راولپنڈی کوئٹہ اور اوکاڑہ جیسے اہم شہروں میں اس فن کے عملی مظاہرے بھی کر چکے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ آئندہ کے لئے اس کام میں زیادہ سے زیادہ وسعت پیدا کر کے جگہ جگہ اسکے عملی مظاہرے کئے جائیں گے تا دوسری اقوام بھی اسلام کے اس "نیک نمونہ" کو اپنائیں۔ اور جانوں کی حفاظت میں جو کوتاہیاں برتی جا رہی ہیں۔ انہیں دور کریں۔ خصوصاً ہندوستان جو کہ ہمسایہ ہے۔ ان سے سبق حاصل کرے۔

"تحفظ زر"

مندرجہ بالا "مقدس تحریکات" کو چلانے کے لئے جب حالات ناسازگار ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور روپیہ پیسہ کی کمی ہو جاتی ہے تو فوری طور پر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کے "مقدس" ذرائع عمل میں لانے میں بھی یہ گروہ بہت مشاق واقع ہوا ہے۔ اور اس کام میں پوری دسترس ہونے کے باعث انہیں "ٹھگوں کی ٹولی اور چوروں کی جمعیت" جیسے معزز خطابات دیئے جا چکے ہیں۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کی تفنن طبع کی خاطر مشتے نمونہ از خروارے ان "محافظین" کی ان "فخرِ انسانیت" حرکات کا ذکر بھی کر دیا جائے۔ جو انہوں نے تباہ حال اور لٹے۔ پٹے مسلمانوں کے "تحفظ زر" کی خاطر کیں

۱۹۳۵ء میں جب کوئٹہ میں زلزلہ آیا۔ تو ہزاروں تباہ حال اور خانماں برباد مسلمان سرکاری کیمپ میں منتقل کئے گئے۔ ان تباہ حال اور بے خانماں مسلمانوں کو دیکھکر ان لوگوں کا جذبہ "تحفظ قوم" بھی بھڑک اٹھا۔ اور بے یار و مددگار لٹے پٹے مسلمانوں کے لئے "تحفظ زر" کی انہیں ایک نئی تدبیر سوجھی۔ جسے زمیندار بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:-

"مجلس احرار کے ایک کارکن نے کوشش کی۔ کہ پناہ گزینوں کے سرکاری کیمپ سے دو مسلم یتیم بچے زبردستی اٹھائے خدا کا شکر ہے کہ کوئٹے کے پناہ گزین بچوں کو ہی اٹھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورنہ ہمیں تو یہاں تک اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ پنجاب کے مختلف اضلاع کے اچھے خاصے مسلمانوں کو چارپائیوں پر لٹا کر مریض ظاہر کیا جا رہا ہے۔ تاکہ چندہ جمع ہو سکے"۔
(زمیندار مورخہ ۲۲ جون ۳۵ء)

تحفظ کشمیر

چونکہ "تحفظ ختم نبوت" کے علمبردار "تحفظ" کے ہر قسم کے شعبہ جات کے چلانے میں ماہر ہیں۔ اس لئے "تحفظ کشمیر" میں بھی تحریک کشمیر کے آغاز سے ہی حصہ لے رہے ہیں۔ اس وقت جب کہ پاکستان کے ارباب حل و عقد کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ بعینہ تحفظ پاکستان کی طرح ساتھ ہی ساتھ "تحفظ کشمیر" کا کارنامہ بھی انجام دے رہے ہیں۔ اور "تحفظ" ایسے عجیب و غریب طریقوں سے کرتے ہیں۔ کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

یوں تو جب سے تحریک کشمیر شروع ہوئی ہے انہوں نے کشمیر میں "تحفظ" کے بے شمار معرکے سر کئے ہیں۔ جن کا یہاں ذکر موجب طوالت ہو گا۔ مگر ایسے نازک موقع پر مثال ذیل میں دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ مسلمان کشمیریوں کو آزادی دلانے کی خاطر دشمنوں سے برسرپیکار رہتے۔ اس وقت "تحفظ کشمیر" کے یہ غازی کشمیر میں مرنے والوں کا "تحفظ" کمال ہوشیاری کے ساتھ کر رہے تھے ہماری ناانصافی ہو گی اگر ہم ان کے اس "تحفظ" کا ذکر قارئین کے سامنے نمونہ کے طور پر نہ کریں۔ اس لئے ذیل میں ان کے کارناموں کی صرف ایک مثال اخبار "سیاست" لاہور کے الفاظ میں ذکر کرتے ہیں۔ اخبار مذکور ان کے کارناموں پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"یہ چھ آدمی جو آل انڈیا احرار بنائے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے سوائے ایک آدھ کے باقی تمام مفلس قلاش تھے۔ کوئی مسجد میں دو صد کا بو کا ڈالا کرتا تھا۔ کسی کا جمعرات کی روٹیوں پر گزارہ تھا کوئی نوکری کے چھن جانے سے دربدر خاک بسر مارا مارا پھرا کرتا تھا۔ . . .

انہوں نے منٹگمری کالج ایجی ٹیشن جاری کر کے گیارہ ہزار روپیہ لوٹا۔ پھر کشمیر کی تحریک حکومت سے ملکر جاری کی اور لاکھوں روپیہ ہضم کیا۔

جہلم کے نزدیک میرپور کے مورچہ پر الٰہی بخش ساکن چنیوٹ سنگین سے شہید ہوا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کی نعش کو بذریعہ لاری نہر کی پٹڑی چنیوٹ پہنچایا جائے۔ مگر ان رہنمایان احرار کو ایسا موقعہ خدا دے۔ جھٹ جہلم تار دے مارا کہ نعش گجرات وزیر آباد۔ گوجرانوالہ کے راستہ لاہور پہنچائی جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ان شہروں میں نعش کی نمائش کروا کر پھر براہِ لائل پور چک جھمرہ چنیوٹ پہنچائی گئی۔ اس نمائش کا لازمی نتیجہ جو ہوا۔ وہ یہ کہ مسلمانوں نے جو بالکل صاف باطن ہیں۔ اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی چندوں میں دے دی اور لاکھوں روپے دفتر احرار میں (جو گیدڑ کوؤں کا اڈہ ہے) پہنچ گئے۔ اور پھر کسی طرح انہوں نے یہ آپس میں روپیہ بانٹا۔ یہ بھی ایک عجیب داستان ہے۔ . . . . . .

اس طرح انہوں نے شہید کا خون بیچ کر روپیہ بٹورا۔ . . . اور جس الٰہی بخش کی نعش کی فلم دکھا کر دنیا کو لوٹا گیا۔ اس کے بیوی اور بچوں کو ایک پھوٹی کوڑی تک نہ دی۔ وہ بیچارے آج کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں اور آج عطاء اللہ شاہ، حبیب الرحمٰن وغیرہ کے محلات اور مکانات کھڑے ہیں۔ اور ایک نواب کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں۔"
(سیاست ۱۷ اگست ۱۹۳۵ء)

"تحفظ کشمیر" کے غازی آج بھی پاکستان اور کشمیر کی حفاظت کی خاطر تباہ حال اور نادار مسلمانوں کی جیبوں کا "مہذبانہ" طریق سے "تحفظ" کرنے میں مصروف ہیں۔ ہم اہل پاکستان کو مشورہ دیتے ہیں

(باقی ص۸ پر دیکھو)

عصرِ حاضر کے مُسلمان مودودی صاحب کی نظر میں

(از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ)

مولوی سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی اور اُن کی "اسلامی جماعت" کے ارکان کچھ عرصہ سے احراریوں کے ہمنوا بن کر پاکستان کے مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار دادیں پاس کر رہے ہیں۔ ان کے عمل سے شاید دیگر مسلمان یہ سمجھتے ہوں۔ کہ مودودی صاحب اور ان کی پارٹی صرف احمدیوں کو ہی خارج از اسلام سمجھتی ہے۔ باقی مسلمان اُن کی نظر میں حقیقی اور کامل مسلمان تصور کئے جاتے ہیں۔

آج ہم اس حقیقت کو آشکار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ تو الگ رہی مودودی صاحب اور اُن کے ساتھیوں کی نظر میں باقی سب مسلمان سوائے چند ایک کے ہرگز مسلمان نہیں ہیں۔ بلکہ کفار کے مشابہ اور اُن سے بھی اخلاق و اعمال کے لحاظ سے بدتر قرار دیئے گئے ہیں۔

عصرِ حاضر کے مسلمانوں کو مودودی صاحب اور اُن کی پارٹی جس نظر سے دیکھ رہی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ ہر وہ شخص جس نے مودودی صاحب کے مضامین کو بغور پڑھا ہے۔ اس امر کی شہادت دے گا کہ "صالحیت" کے اس مدعی نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کو نہ صرف کفار کے مشابہ بلکہ بعض امور میں ان سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ ہم اس سلسلہ میں مودودی صاحب کے لٹریچر سے دو تین حوالہ جات اپنے قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔

مولوی سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی دہلوی اپنے ایک مضمون "شمع خاموش" میں اسلام اور مغربی تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ:-

"اب اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم ایک دوسرے ڈھنگ پر ہو رہا ہے۔ یقیناً مغربی تہذیب کسی حیثیت سے بھی اسلام کے مقابلہ کی تہذیب نہیں۔ اگر تصادم اسلام سے ہو۔ تو دنیا کی کوئی قوت اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتی۔ مگر اسلام ہے کہاں مسلمانوں میں نہ اسلامی سیرت ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں۔ نہ اسلامی افکار ہیں۔ نہ اسلامی سپرٹ ہے۔ اسلامی روح نہ ان کی مسجدوں میں ہے نہ مدرسوں میں نہ خانقاہوں میں۔ عملی زندگی سے اسلام کا ربط باقی نہیں رہا۔ اسلام کا قانون نہ اُن کی شخصی زندگی میں نافذ ہے نہ اجتماعی زندگی میں۔ تمدن و تہذیب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں۔ جس کا نظم صحیح اسلامی طرز پر باقی ہو۔ ایسی حالت میں دراصل مقابلہ اسلام اور مغربی تہذیب کا نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی افسردہ جلا اور پس ماندہ تہذیب کا ایک ایسی تہذیب سے مقابلہ ہے۔ جس میں زندگی ہے حرکت ہے، روشنی علم ہے گرمی عمل ہے ایسے نامساوی مقابلہ کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے۔ وہی ظاہر ہو رہا ہے مسلمان پسپا ہو رہے ہیں۔ ان کی تہذیب شکست کھا رہی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ مغربی تہذیب میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے دلوں اور دماغوں پر مغربیت مسلط ہو رہی ہے۔ اُن کے ذہن مغربی سانچوں میں ڈھل رہے ہیں۔ اُن کی فکری و نظری قوتیں مغربی اصولوں کے مطابق تربیت پا رہی ہیں۔ اُن کے تصورات ان کے اخلاق۔ اُن کی معیشت۔ ان کی معاشرت ان کی سیاست ہر چیز مغربی رنگ میں رنگی جا رہی ہے۔ اور ان کی نئی نسلیں اس تخیل کے ساتھ اٹھ رہی ہیں کہ زندگی کا حقیقی قانون وہی ہے۔ جو مغرب سے ان کو مل رہا ہے۔ یہ شکست دراصل مسلمانوں کی شکست ہے۔ مگر بدقسمتی سے اس کو اسلام کی شکست سمجھا جاتا ہے۔" (رسالہ مولوی دہلی جلد ۲۱ عـ ۲ صفحہ ۲۹، ۳۰)

اس طرح ایک دوسرے مقام پر "خطبات اعلیٰ" کے زیر عنوان مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"خوب سمجھ لیجئے۔ کہ یہ اصل وجہ ہے۔ آپ کی نمازوں اور زکوٰۃ و حج کے بے نتیجہ ہو جانے کی، اوّل تو آپ میں سے نمازیں پڑھنے والے اور روزے رکھنے والے اور زکوٰۃ و حج ادا کرنے والے ہی کتنے ہیں؟ نظام جماعت کے بکھر جانے سے ہر شخص مختار مطلق ہو گیا ہے چاہے ان فرائض کو ادا کرے چاہے نہ کرے کوئی پوچھنے والا ہی نہیں پھر جو لوگ انہیں ادا کرتے ہیں۔ وہ بھی کس طرح کرتے ہیں؟ نماز میں جماعت کی پابندی نہیں اور اگر کہیں جماعت میں نماز کی پابندی ہے بھی۔ تو مسجد کی امامت کے لئے ان لوگوں کو چنا جاتا ہے۔ جو دنیا میں کسی اور کام کے قابل نہیں ہوتے مسجد کی روٹیاں کھانے والے فرضِ دین کو کمائی کا ذریعہ سمجھنے والے جاہل۔ کم حوصلہ اور پست اخلاق لوگوں کو آپ نے اس نماز کا امام بنایا ہے جو آپ کو خدا کا خلیفہ اور دنیا میں خدائی توحید اربنانے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ اسی طرح روزے اور زکوٰۃ اور حج کا جو حال ہے۔ وہ بھی ناقابل بیان ہے۔ ان سب باتوں کے باوجود آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اب بھی بہت سے مسلمان اپنے فرائض دینی بجالانے والے ضرور ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں۔ گھڑی کا پرزہ پرزہ الگ کر کے اور اس میں بیسیوں اجنبی چیزیں داخل کر کے آپ کا کوک دینا اور نہ دینا صفائی کرنا اور نہ کرنا تیل دینا اور نہ دینا دونوں بے نتیجہ ہیں۔ آپ کی یہ گھڑی دور سے گھڑی ہی نظر آتی ہے دیکھنے والا یہی کہتا ہے کہ یہ اسلام ہے اور آپ مسلمان ہیں۔ آپ اس گھڑی کو کوک دے رہے ہیں اور صفائی کر رہے ہیں۔ کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ نماز نماز نہیں ہے۔ یا یہ روزے روزے نہیں ہیں۔ مگر دیکھنے والوں کو کیا خبر کہ اس ظاہری فریم کے اندر کیا کچھ کارستانیاں کی گئی ہیں۔"

(رسالہ مولوی جلد ۲۸ عـ ۳ صفحہ ۲۹)

پھر "مسلم اور کافر کا اصلی فرق" کے ماتحت رقمطراز ہیں۔

"میں نے جتنا غور کیا۔ اتنا ہی مجھے یقین ہوتا چلا گیا کہ ہم میں (موجودہ مسلمانوں میں۔ ناقل) اور کفار میں بس نام کا فرق رہ گیا ہے۔ ورنہ ہم بھی خدا سے غفلت اور اس سے بیخوفی اور اس کی نافرمانی میں کچھ ان سے کم نہیں ہیں۔ تھوڑا سا فرق ہم میں اور اُن میں ضرور ہے۔ مگر اس کی وجہ سے ہم کسی اجر کے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ سزا کے مستحق ہیں۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ قرآن خدا کی کتاب ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ برتاؤ کرتے ہیں۔ جو کافر کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نبی ہیں اور پھر آپ کی پیروی سے اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح کافر بھاگتا ہے۔ ہم کو معلوم ہے کہ جھوٹے پر خدا نے لعنت کی ہے۔ رشوت کھانے اور کھلانے والے کو جہنم کا یقین دلایا ہے۔ سود کھانے اور کھلانے والوں کو بدترین مجرم قرار دیا ہے۔ غیبت کو اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے برابر بتایا ہے۔ فحش اور بے حیائی اور بدکاری پر سخت عذاب کی دھمکی دی ہے۔ مگر یہ جاننے کے بعد بھی ہم کفار کی طرح یہ سب کام آزادی کے ساتھ کرتے ہیں۔ گویا ہمیں خدا کا خوف ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ ہم جو کفار کے مقابلہ میں تھوڑے بہت مسلمان بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس پر ہمیں انعام نہیں ملتا۔ بلکہ سزا دی جاتی ہے کفار کا ہم پر حکمران ہونا۔ ہر جگہ ہمارا ذک پر ذک اٹھانا اسی جرم کی سزا ہے۔ کہ ہمیں اسلام کی نعمت دی گئی تھی۔ ہم نے اس کی قدر نہ کی۔"

ان خیالات کا اظہار کرنے کے بعد مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"میرے عزیز بھائیو! یہ نہ سمجھ لینا کہ میں مسلمانوں کو کافر بنانے چلا ہوں۔"

(رسالہ مولوی جلد ۲۸ عـ ۵ صفحہ ۱)

برادران ملّت! آپ ذرا مولوی سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کے مندرجہ بالا خیالات پر بغور نظر ڈالیں۔ اور انصاف سے بتائیں۔ کہ عہد حاضرہ کے مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ جب تمام مسلمان ہی مودودی صاحب کی نظر میں "اسلامی سیرت" "اسلامی اخلاق" "اسلامی افکار" "اسلامی اسپرٹ" اور "اسلامی روح" وغیرہ سے آزاد ہیں۔ اور ان میں کفار جیسی بلکہ ان سے بڑھ کر خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ تو للہ بتایئے "کفر" اور کس چیز کا نام ہے؟ یہ ہیں مودودی صاحب اور اُن کی پارٹی کے مسلمانوں کے متعلق خیالات۔

اب اس صورت حال کی موجودگی میں ہر دانشمند مسلمان یہ سوچ اور سمجھ سکتا ہے۔ کہ مودودیوں کا معاندین۔ احمدیت کا ہمنوا بن کر احمدیوں کو مرتد اور غیر مسلم اقلیت قرار دینا کہاں تک دیانتداری پر مبنی ہے۔ کیا یہ لوگ باقی تمام مسلمانوں کو حقیقی مسلمان سمجھتے ہیں؟ کہ انہیں ضرورت پڑی ہے کہ "اسلام خطرہ میں" کا نعرہ بلند کر کے یہ بھی اپنی اسلام دوستی کا حق ادا کرنے کے لیے جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام قرار دینے کا ڈھنڈورہ پیٹیں۔

اعلان

ایک رسید بک عـ ۳۸۴۲ جماعت فورٹ سنڈیمن بلوچستان کو بذریعہ عام ڈاک بھیجی گئی تھی۔ جو راستہ میں گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا تمام احمدی دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کوئی دوست اس نمبر کی رسید بک پر چندہ ادا نہ کرے۔ اور اگر کسی کو یہ رسید بک ملے۔ تو وہ فوراً مرکز میں واپس کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

یوم کشمیر کی تقریب پر چک عـ ۹۹ شمالی سرگودھا کی قرارداد

آج مورخہ ۱ ۲۴ ۵۲ کو چک عـ ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا کا یوم کشمیر کی تقریب پر ایک پبلک جلسہ ہوا۔ چوہدری روشن دین صاحب نمبردار نے صدارت فرمائی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد چوہدری عبد الواحد صاحب ممبر پنچایت۔ چوہدری غلام رسول صاحب نمبردار میاں غلام احمد صاحب نے مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالی حاضرین نے متفقہ طور پر مطالبہ کیا۔ کہ مسئلہ کشمیر کا منصفانہ اور جلد از جلد تصفیہ کرنے کے لئے ٹھوس قدم اٹھایا جائے۔ نیز قرار پایا۔ کہ اس مطالبہ کی ایک نقل حکومت پاکستان کو روانہ کی جائے۔ اور دوسری سیکرٹری صاحب مؤتمر عالم اسلامی کراچی کو روانہ کی جائے۔ آخر میں بعد دعا کے جلسہ برخاست ہوا۔

(غلام احمد نمبردار سیکرٹری جماعت احمدیہ عـ ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا)

درخواست ہائے دُعا

شیخ نظیم الرحمٰن صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ کے فرزند شیخ لطف الرحمٰن صاحب بی اے کراچی کا محکمانہ امتحان ۱۳ر نومبر ۵۲ء سے ہو رہا ہے۔ احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں

(۲) چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ساقی ربوہ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ اور بعض مشکلات بھی درپیش ہیں احباب دعا فرمائیں

اقوال و افکار

"خدمتِ خلق اور معاشرتی بہبودی کا کام ہمارا مذہبی عقیدہ ہے۔" معاشرتی کارکنوں کے تربیتی کورس کے افتتاح کے موقع پر ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کا پیغام۔

"مزدوروں کی نااہلی قوم کی نااہلی ہے۔ اور غیر ملکی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ مناسب تربیت حاصل کرنے کے بعد پاکستانی مزدور کسی سے بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔"

تربیت دوران کار کے فوائد پر ریڈیو پاکستان کراچی سے آنریبل ڈاکٹر عبد المطلب مالک وزیر عمال و صحت و تعمیرات حکومت پاکستان کی تقریر۔

"پاکستانی اقوام متحدہ کے تساہل سے عاجز آ گئے ہیں۔ پاکستان کو اس بین الاقوامی ادارہ سے انصاف کی ہرگز توقع نہیں ہو سکتی۔"

مسئلہ کشمیر پر "واشنگٹن ڈیلی نیوز" کا تبصرہ

"ہندوستان کسی قربانی کا خطرہ مول لینے کی نسبت یہ بہتر سمجھتا ہے۔ کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی تصفیہ ہی نہ ہو۔"

مسئلہ کشمیر پر "واشنگٹن ڈیلی نیوز" کا تبصرہ

"پاکستان اپنی فوجی اہمیت کی وجہ سے مغرب اور عالم اسلام کے درمیان ایک پل بن سکتا ہے۔"

ہز ایکسیلنسی مسٹر محمد علی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ کی واشنگٹن سے نشری تقریر۔

"ہم دنیا کے آزاد باشندوں کا پیدائشی حق مانگ رہے ہیں۔ ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ کشمیری عوام کو یہ حق خود اختیاری دیا جائے۔"

ہز ایکسیلنسی مسٹر محمد علی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ کی واشنگٹن سے نشری تقریر۔

"مسئلہ کشمیر کے حل میں اب مزید تاخیر ناقابل برداشت ہے۔ اقوام متحدہ کو اس سلسلہ میں فیصلہ کن قدم اٹھانا چاہیئے۔" آنریبل ڈاکٹر محمود حسین وزیر امور کشمیر کا مسئلہ کشمیر کے بارے میں اظہار خیال۔

"ہندوستان نہ صرف چھچھورے پن کے ساتھ مغرب کو نظر انداز کرنے کے لئے کشمیر کو اپنے مفتوحہ ملک کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔ بلکہ پاکستان کو بحیثیت قوم ختم کرنے کے لئے بھی اسے آلۂ کار بنا رہا ہے۔"

واشنگٹن کے جریدہ "بیک گراؤنڈ فار ٹو مارو" کا مسئلہ کشمیر پر تبصرہ۔

"ملکی مواصلات کی اعلیٰ سروس ملک کے تحفظ اور ملک کی تجارت بلکہ حقیقت میں زندگی کے ہر شعبہ اور عمرانی سرگرمی کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔"

ہری پور (صوبہ سرحد) میں ٹیلیفون فیکٹری کا سنگِ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر ہز ایکسلنسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان کی تقریر۔

"ہنگامی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو اپنی اہلیت بڑھانا۔ تنظیم کا فن حاصل کرنا اور اپنی روزانہ زندگی میں نظم و ضبط پیدا کرنا چاہیئے۔" شہری دفاع کے ٹریننگ اسکول ڈھاکہ میں پیش کردہ سپاسنامہ کے جواب میں آنریبل مسٹر مشتاق احمد گورمانی وزیر امور داخلہ حکومت پاکستان کی تقریر۔

"پاکستان۔ صنعت۔ زراعت۔ تجارت اور بحالی مہاجرین کے متعلق اپنے تمام مسائل کو جس طریقہ سے حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسے میں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔" ہز ایکسلنسی سینور گوئیسے بروساسکا اٹلی کے خیر سگالی وفد کے قائد کا رخصتی پیغام۔

"ہر پاکستانی کے لئے ایران۔ ترکی اور پاکستان ایک ہی جسم کے مختلف حصے ہیں۔" ترکی سفارت خانہ ایران میں ہز ایکسلنسی مسٹر غضنفر علی خاں سفیر پاکستان متعینہ ایران کی تقریر۔

"آج دنیا میں مستقل طور پر امن قائم رکھنا اس وقت تک ناممکن ہے۔ جب تک دنیا بھر کے انسانوں کی حالت بہتر نہ ہو جائے۔ اور ان کے گھروں میں حقیقی مسرتوں کا دور دورہ اور ان کے دلوں کو اطمینان میسر نہ ہو۔"

ایمپلائمنٹ سروس آرگنائزیشن ایشیائی علاقہ داری انسٹیٹیوٹ میں ہز ایکسلنسی میاں ضیاء الدین پاکستانی سفیر متعینہ جاپان کی تقریر۔

"لیاقت علی خاں مرحوم کہا کرتے تھے۔ کہ وہ یہ برداشت کر سکتے ہیں۔ کہ پاکستان کے باشندے ننگے اور بھوکے رہیں۔ مگر وہ یہ ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ ان کی آزادی ان سے چھین لی جائے۔" شہید ملت لیاقت علی خاں کی پہلی برسی کے موقع پر آنریبل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کی تقریر۔

"دنیا کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اسلامی دنیا متحد ہے۔" شہید ملت لیاقت علی خاں کی نوٹ بک کے آخری الفاظ۔

"ہم قیادت کے تمنائی نہیں ہیں۔ ہمارا مقصد دنیا کے ان باشندوں کے درمیان جو آزادی کا احترام کرتے ہیں۔ اور آزاد زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ زیادہ مفاہمت اچھی، دوستی کے جذبات اور بہتر ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔" ہز ایکسیلنسی مسٹر محمد علی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ کی واشنگٹن سے نشری تقریر۔

"پاکستان کے باشندوں کا مذہب ایک کامل معاشرتی نظریہ رکھتا ہے۔ اور وہ مذہب کے محض باضابطہ نصائح سے بڑھ کر ہے۔" ہز ایکسیلنسی مسٹر محمد علی سفیر پاکستان متعینہ امریکہ کی واشنگٹن سے نشری تقریر۔

چندہ جلسہ سالانہ فوراً ادا فرمائیے!

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۲ء کے آخری ہفتہ میں ربوہ دار الہجرت میں ہو رہا ہے۔ یعنی اس وقت دو ماہ رہ گئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے۔ کہ "آسمانی فیصلہ کے لئے میں مامور ہوں۔ اور اس کے ظاہری انتظام کے درست کرنے کے لئے میں نے ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء کو ایک جلسہ تجویز کیا ہے۔ متفرق مقامات سے اکثر مخلص جمع ہوں گے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مندرجہ بالا ارشاد سے معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی غرض عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ کہ میلہ یا جلسہ ہو۔ اور کچھ تقریریں ہو جائیں۔ بلکہ اس جلسہ کی غرض جماعت کے ظاہری و باطنی انتظام کو درست کرنا ہے۔ اور مذہبی جماعتوں کی درستی خدا کے مرسل یا اس کے نائب کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ خدا کے مرسل یا اس کے نائب کا تعلق معمولی نیکی نہیں۔ بلکہ قرب الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کی طرف آپ جلد از جلد متوجہ ہوں۔ تا وقت سے پہلے ضروریات جلسہ پوری ہو سکیں۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا!

بیگم شیخ مسعود احمد رشید صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر کا نہاد کا بروز سوموار کو لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور میں اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے اور صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(شیخ جمیل احمد رشید لاہور)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

خط و کتابت کرتے وقت اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

(منیجر الفضل)

مصر اور مغربی جرمنی کی گفت و شنید ناکام ہو گئی

فرینکفرٹ یکم نومبر۔ مصری قونصل خانے کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کو معاوضہ دینے کے خلاف حکومت جرمنی کے ساتھ جو گفت و شنید جاری تھی۔ وہ ناکام ہو گئی ہے۔ ترجمان نے کہا ہے۔ اس کا کچھ اور اثر نہ ہو۔ مغربی جرمنی اور عرب ملکوں کے اقتصادی تعلقات پر ضرور اثر پڑے گا۔

رائٹر نے قاہرہ سے خبر دی ہے۔ کہ وزیراعظم مصر جنرل محمد نجیب نے کل رات جرمن سفیر کو ایک مراسلہ دیا جس میں مغربی جرمنی کی طرف سے "اسرائیل" کو معاوضہ دینے کے معاہدے کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ جنرل نجیب نے جرمن سفیر کے ساتھ ۴۰ منٹ کی ملاقات میں اس بات پر زور دیا۔ کہ جرمنی کو عرب ملکوں کی دوستی کی اہمیت کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے

حکومت کا ردوبدل

ایجنسی فرانس پریس کی اطلاع کے مطابق جنرل نجیب نے اس خبر کو بالکل غلط بتایا ہے کہ مصر کو جمہوریہ بنایا جائے گا۔ اور حکومت مصر میں ردوبدل کیا جائے گا انہوں نے کہا۔ اس قسم کی خبروں کا مقصد حکومت مصر کو کمزور ظاہر کرنا ہے۔ خبرایجنسی نے باخبر ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ اگر مغربی جرمنی "اسرائیل" کو معاوضہ دینے پر مصر رہا۔ تو مصر اس کے ساتھ سفارتی تعلقات ختم کر دینے سے بھی احتراز نہ کرے گا۔

پورٹ سعید اور قاہرہ کے درمیان ٹریفک

قاہرہ ۳۱ اکتوبر۔ قاہرہ اور نہر سویز کے علاقہ میں پورٹ سعید کے درمیان عام آمدورفت جو تقریباً ایک سال سے بند تھی۔ کل سے پھر شروع ہو جائے گی۔

مغربی جرمنی کے دارالحکومت میں سزائے موت

بون ۳۱ اکتوبر۔ مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ نے وفاقی دارالحکومت میں سزائے موت دوبارہ رائج کرنے کی تحریک دوسری مرتبہ نامنظور کر دی ہے۔ ڈاکٹر کونارڈ ایڈینیر کی کرسچین ڈیموکریٹ پارٹی کے رکن ڈاکٹر میل ہار بیجر نے پارلیمنٹ سے مطالبہ کیا تھا کہ بعض معاملات میں بون میں سزائے موت کی اجازت دی جائے انہوں نے بتایا کہ وفاقی دارالحکومت قاتلوں اور مجرموں کی آماجگاہ بن چکا ہے۔ اور یہ لوگ ہماری جانوں میں اپنی زندگیاں بسر کر رہے ہیں۔

پولیس افسروں کی بین المملکتی کانفرنس

لاہور یکم نومبر۔ دونوں پنجابوں کے پولیس افسروں کی بین المملکتی کانفرنس حال ہی میں سرحدوں پر جرائم کی صورت حال کا جائزہ لینے کے لئے منعقد ہوئی۔ پاکستان کی طرف سے ضلع منٹگمری اور ریاست بہاولپور اور بھارت کی طرف سے ضلع فیروزپور کے پولیس افسر کانفرنس میں شریک ہوئے۔ دوسرے معاملات کے علاوہ مویشی چرانے کے ۳۰ واقعات پر غور کیا گیا۔ متعدد مسروقہ مویشی سرحد کے دونوں طرف کے زمینداروں کو واپس کئے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۵)

"محافظین ختم نبوت" کے سنہری کارنامے

کہ اپنی جیبوں کی حفاظت کی الجھنوں سے آزاد ہو کر پاکستان کے تعمیری کاموں میں سرگرمی کے ساتھ حصہ لیں۔ کیونکہ ان کی جیبوں کے "محافظ" اپنی مہم کو پہلے سے کہیں زیادہ تیز کر کے "تحفظ" کا کام بجا لا رہے ہیں۔ اور اس مہم میں تساہل سے کام نہیں لیں گے۔

"تحفظ" کے مندرجہ بالا کارناموں کے علاوہ یہ لوگ "تحفظ ختم نبوت" کی خاطر اور بہت سے "تحفظ" کے کاموں میں دن رات منہمک رہتے ہیں۔ مثلاً فرضی جنازوں کا تحفظ، اشتعال انگیز تقاریر کا "تحفظ"، فرقہ بازی کی آگ کا تحفظ، مردہ باد کے نعروں کا تحفظ۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں دکانوں اور مکانات کو نذر آتش کر کے پاکستان کے اقتصادی اور معاشی نظام کا تحفظ۔ مسلمانوں کی روحانی و اخلاقی حالتوں کا تحفظ۔ پاکستان کی پولیس چوکیوں کا تحفظ۔ وغیرہ قسم کے بے شمار "تحفظ" کے معرکوں میں جگہ جگہ مصروف ہیں۔ اور انہیں کوئی موقع ہی میسر نہیں کہ پاکستان کی ترقی اور خوشحالی میں ممد و معاون بن سکیں۔

بطور نمونہ اختصار کے ساتھ "تحفظ ختم نبوت" کے معرکوں کے "سنہری کارناموں" کا ذکر کر دیا گیا ہے جو انہوں نے اپنی تحریک کے آغاز سے آج تک سرانجام دیئے۔ اور جو کچھ اس وقت "تحفظ ختم نبوت" اور "تحفظ پاکستان" کی خاطر ملک میں کر رہے ہیں تا ہمارے اہل بصیرت اور اہل علم حضرات ان کے اس "اسوۂ حسنہ" پر چل کر پاکستان کی ترقی و بہبودگی کا باعث بن سکیں۔

عرب مہاجرین کی امداد

اقوام متحدہ۔ یکم اکتوبر۔ جنرل اسمبلی کی جماعتی سیاسی کمیٹی نے فلسطین کے عرب شعبہ الیسا نہیں جس ... کے لئے ۳۰ جون ۱۹۵۲ء تک کے لئے ... ڈالر کی منظوری طرز پر باقی ہو۔ ایسی حالت میں دونوں مقابلہ اسلام اور مغربی تہذیب کا نہیں

مسلمانوں کے خلاف غنڈہ گردی روکنے کیلئے فوری اور موثر اقدامات کئے جائیں

مظلوم مسلمانوں کی فوری طور پر مدد کی جائے

حکومت پاکستان کی ہندوستانی حکام سے اپیل

کراچی یکم نومبر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے حکومت ہند پر زور دیا ہے کہ وہ مغربی بنگال کے ضلع مالدا کے متعدد دیہات میں مسلمانوں کے خلاف غنڈہ گردی روکنے کے لئے فوری اور موثر اقدامات اختیار کرے۔ حکومت ہند کے نام ایک تار میں حکومت پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ مظلوم مسلمانوں کو فوری طور پر امداد دی جائے۔ اور مجرموں اور ان پولیس افسروں کو جنہوں نے چشم پوشی سے کام لیا ہے قرار واقعی سزا دی جائے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے تار میں مالدا کی گڑبڑ پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس گڑبڑ میں مسلمان مردوں اور عورتوں کا ۳۰ لاکھ روپیہ سے زیادہ کی جائداد کے علاوہ بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ تار میں تجویز کیا گیا ہے کہ حکومت مغربی بنگال اقلیتی فرقے میں اعتماد بحال کرنے اور فسادات کی روک تھام کے لئے متاثرہ علاقے کی اکثریت پر بھاری جرمانے کرے۔ کیونکہ اس قسم کا اقدام لیاقت نہرو معاہدے کے عین مطابق ہوگا۔

حکومت پاکستان نے کہا ہے کہ مالدا کے فسادات اس مسلسل زہریلے پروپیگنڈے کا قدرتی نتیجہ ہیں جو بھارت کا پریس عموماً اور مغربی بنگال کا پریس خصوصاً مسلمانوں کے خلاف کر رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے تجویز کیا ہے کہ ہندوستانی حکام پریس اور فرقہ پرست عناصر کو ان کی مذموم سرگرمیوں سے باز رکھنے کیلئے موثر اقدامات کرے

فرقہ پرستوں کی کوششیں

مشرقی پاکستان اور بھارت کے ذرائع سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو یہ اطلاعات ابھی تک مل رہی ہیں کہ ہندو مہاسبھا اور دوسری انتہا پسند فرقہ پرست جماعتیں مسلمانوں کو بھارت سے نکالنے کی کوششوں میں ابھی تک مصروف ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق ہندو نوجوانوں نے حال ہی میں بڑے خطرناک طریقے کے ساتھ ان ریل گاڑیوں پر حملہ کیا جن میں مسلمان سفر کر رہے تھے یہ حملے کرشنا نگر جھاڑ اور بارپور کے درمیان کئے گئے

آسام کے ضلع گوالپاڑا میں مشرقی پاکستان کے پناہ گزین مسلمانوں کو ڈرا دھمکا رہے ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ صوبائی وزیر داخلہ نے مسلمانوں کو یہاں تک دھمکی دی ہے کہ یا تو وفادار بنو اور یا پھر ہندوستان سے چلے جاؤ۔ اس اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ان دھمکیوں کی وجہ سے کئی مسلمان پہلے ہی ہجرت کر چکے ہیں۔

— ملتان یکم اکتوبر۔ ملتان ڈویژن کے ہیڈ ماسٹروں کی دو روزہ تعلیمی کانفرنس کل ختم ہو گئی۔ اس موقعہ پر گورنمنٹ ہائی سکول ملتان کے طلباء نے ایک نمائش بھی منعقد کی تھی اس میں طلباء نے اپنی دستکاری کے اعلیٰ نمونے پیش کئے۔

مغویہ افراد کا آرڈیننس

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ صدر بھارت ڈاکٹر راجندر پرشاد نے مغویہ افراد کا نیا آرڈیننس نافذ کیا ہے۔ اس آرڈیننس کے تحت یوپی، مشرقی پنجاب، پیپسو، دہلی اور راجستھان کی حکومتوں کو ایسے کیمپ قائم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جن میں مغویہ افراد کو برآمد کرنے کے بعد رکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ آرڈیننس کے تحت پولیس کو مغویہ افراد کی بازیابی کے لئے خاص اختیارات دیئے گئے ہیں۔

کرن سنگھ کشمیر کے پہلے صدر ہوں گے

نئی دہلی یکم اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ یوراج کرن سنگھ اگلے مہینے کے وسط میں کشمیر کے پہلے صدر ہوں گے۔ کشمیر کی آئین ساز اسمبلی کا اجلاس اس مقصد کیلئے ۱۰ نومبر کو سری نگر میں منعقد ہو رہا ہے۔ اسمبلی صدر کے انتخاب کی گنجائش نکالنے کے لئے ریاست کے موجودہ آئین میں ضروری ترمیم کرے گی۔ اس کے بعد صدر بھارت انتخاب کا حکم دیں گے۔ اس وقت بھارت کے آئین میں کسی ریاست کے منتخب سربراہ کے لئے کوئی گنجائش موجود نہیں۔

نئے سربراہ کے تقرر کی تاریخ کا ابھی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ لیکن خیال ہے کہ دفاتر کے جموں منتقل ہو جانے کے بعد کی کوئی تاریخ متعین کی جائے گی۔

کشمیر کے آئینی مشیر مسٹر ایم۔ ایس شاہ میری جو نئی دہلی میں ہندوستانی لیڈروں سے بات چیت کر رہے تھے واپس سری نگر چلے گئے ہیں۔